السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کا گوشت شرعاً تین حصے کرنا چاہیے۔ یا ایسے ہی جتنا چاہے فقراء و مساکین کو صدقہ کیا جائے؟ فقراء و مساکین کا حق متعین فرمایئں۔ نیز قربانی کا گوشت صدقہ ہے یا ہبہ؟ واضح فرمایئں۔ نیز رواج ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصوں میں تقسیم کرکے ایک حصہ امام کے پاس جمع کرتے ہیں۔ اور اس گوشت کو فقراء و مساکین کو دینے کے بعد جو گوشت بچتا ہے۔ اس کو آپس میں بانٹ لیتے ہیں۔ کیا یہ شرعاً جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(قربانی کا گوشت قربانی کرنے والا خود کھا سکتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی دے سکتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ (سورہ حج

یعنی ان مقررہ دنوں میں اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرو۔ ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم خود بھی اسے کھاؤ۔ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے۔ کہ بعض کہتے ہیں کہ تین حصے کرنے چاہیے تہائی اپنا تہائی ہدیہ دینے کیلئے اور تہائی صدقہ دینے کیلئے پہلے قول والے اوپر کی آیت کی سند لاتے ہیں۔ اور دوسرے قول والی آیت وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ

(کو دلیل میں پیش کرتے ہیں جو سورۃ حج میں ہے۔ پوری آیت یہ ہے۔ (سورہ حج آیت 36

یعنی قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لئے اللہ کے نشانات مقرر کردیئے ہیں۔ ان میں تمھیں نفع ہے۔ پس انھیں کھڑا کرکے نام خدا پڑھ کر نحر کرو۔ پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جایئں۔ تو انھیں خود بھی کھاؤ۔ اور سوال سے رکنے والے اور نہ رکنے والے مسکینوں کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح ہم نے چوپایوں کو تمہارے ماتحت کر رکھا ہے۔ تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ بعض سلف تو فرماتے ہیں۔ کہ یہ کھانا مباح ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں۔ کہ مستحب ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ واجب ہے۔ اور مسکینوں کو بھی وہ خواہ گھروں میں بیٹھنے والے ہوں۔ یا دربدر سوال کرنے والے یہ بھی مطلب ہے کہ قانع تو وہ ہے جو صبر سے گھر میں بیٹھا رہے اور معترو وہ ہے جو ادھر اُدھر سے آئے جائے لیکن سوال نہ کرے۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ قانع وہ ہے جو صرف سوال پر بس کرے اور وہ جو سوال تو نہ کرے۔ لیکن اپنی عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرے۔ یہ بھی مروی ہے کہ قانع وہ ہے۔ جو مسکین ہو آنے جانے والا اور معتر سے مراد دوست اور ناتواں اور وہ پڑوسی جو گو مالدار ہوں لیکن تمہارے ہاں جو آئے جائے اسے وہ دیکھتے ہوں۔ وہ بھی ہیں۔ رکھتے ہوں۔ اور وہ بھی جو امیر فقیر موجود ہوں یہ بھی کہا گیا ہے کہ قانع سے مراد اہل مکہ ہیں۔ امام ابن جریرؒ کا فرمان ہے۔ قانع سے مراد تو سائل ہے۔ کیونکہ وہ اپنا ہاتھ سوال کےلئے دراز کرتا ہے۔ اور معتر سے مراد وہ جو میرے پھیرے کرے تاکہ کچھ مل جائے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گوشت کے تین حصے کرنے چاہیے۔ تہائی اپنے کھانے کو تہائی دوستوں کو دینے کو تہائی صدقہ کرنے کو حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمھیں قربانی کے گوشت کو جمع کرنے سے منع کیا تھا۔ کہ تین دن سے زیادہ تک نہ روکا جائے۔ اب می اجازت دیتا ہوں کھاؤ اور جمع کرو جس طرح چاہو۔ اور روایت میں ہے کہ کھاؤ۔ جمع کرو۔ صدقہ کرو اور قرآن نے فرمایا! خود کھاؤ اور محتاجوں کو دو اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا سارا گوشت خود کھائے تو ایک قول یہ ہے کہ اس پر کوئی حرج نہیں۔ بعض کہتے ہیں اس پر ویسی ہی قربانی یا اس کی ادائیگی ہے۔ بعض کہتے ہیں آدھی قیمت دے۔ بعض آدھا گوشت اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے اجزاء میں چھوٹے چھوٹے جز کی قیمت اسکے زمہ ہے باقی معاف ہے۔ صورت مسئولہ میں عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ

سے جواز کی صورت ثابت ہوتی ہے۔۔ واللہ اعلم

(اخبار اہل حدیث دہلی جلد 10 ص 9)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 13 ص 57